سوال

(262) پردہ اور بے حجابی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پردہ اور بے حجابی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پردہ اور بے حجابی

الحمدللہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ_ امابعد:

ہروہ انسان جس میں ادنی سی بھی معرفت ہو، جانتا ہے کہ بہت سے ممالک میں عورتوں کے اظہار حسن وجمال، مردوں سے عدم حجاب اور نمائش زینت ۔ ۔ ۔جسے اللہ تعالی نے حرام قراردیا ہے ۔ ۔ ۔ کے باعث ہی مصیبتیں عام ہوئی ہیں۔ بلاشک وشبہ عورتوں کی بے پردگی عظیم منکرات، ظاہر معاصی اوراللہ تعالی کی طرف سے نازل ہونے والی عقوبتوں اور مصیبتوں کے اسباب میں سے بڑاسبب ہے کیونکہ فواحش منکرات کا ظہور، جرائم کاارتکاب، قلت حیااور عموم فساو غیرہ اظہار حسن وجمال اورعدم حجاب ہی کے برگ وبارہیں۔

مسلمانو!اللہ سے ڈرواپنے بے وقوف لوگوں کوروکواور عورتوں کو منع کروکہ وہ ان امور کے ارتکاب سے بازآجائیں، جنہیں اللہ تعالی نے حرام قراردیا ہے۔ ان سے پردہ کی پابندی کراواوراللہ کے غضب اوراس کی عظیم سزاوں سے ڈراو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاارشادگرامی ہے :

((ان الناس اذاراواالمنکر فلم یغیروہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ))

‘‘جب لوگ برائیوں کاارتکاب ہوتادیکھیں اورمنع نہ کریں توقریب ہے کہ اللہ تعالی سب کواپنے عذاب کی گرفت میں لے لے۔’’

اللہ تعالی نے بھی قرآن مجید میں فرمایاہے :

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (المائدۃ٥/٧٨۔٧٩)

''جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ، ان پر داوٗد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی ۔ یہ اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے تجاوز کرتے تھے (اور) برے کاموں سے ، جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ وہ برا کرتے تھے ۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی تو فرمایا :

((والذي نفسي بيده لتامرن بالمعروف 'ولتنهون عن المنكر 'ولتاخذن على يد السفيه ولتاطرنه على الحق اطرا اوليضربن الله بقلوب بعضكم على بعض 'ثم يلعنكم كما لعنهم))

''اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دوگے ، برائی سے روکوگے ، بے وقوف کے ہاتھ کو پکڑلوگے (کہ وہ دست دارزی نہ کرے) اور اسے حق کی طرف لوٹادوگے یا پھر تمہارے بعض لوگوں کے باعث تمہارے دیگر لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالی مردہ کردے گا اور تم پر ایسے لعنت کرے گا جیسے اس نے اسرئیلیوں (بنی اسرائیل) پر لعنت کی تھی ۔''

صحیح سند کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے :

((من راي منكم منكرا فليغيره بيده 'فان لم يستطع فبلسانه 'فان لم يستطع فبقلبه 'وذلك اضعف الايمان))

''تم میں سے جو کوئی برائی کا کام دیکھے ، اسے ہاتھ سے روک دے ، اگر (اس کی) طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے منع کرے ، اتنی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ نہایت کمزور درجے کا ایمان ہے ۔''

اللہ تعالی نے اپنی کتاب کریم میں عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پردہ کی پابندی کریں ، گھروں کو اختیار کریں اور فتنہ وفساد سے محفوظ رہنے کے لئے غیر محرم آدمیوں کے سامنے حسن وجمال کا اظہار کریں نہ نرم لب ولہجہ میں بات کریں ارشاد ربانی ہے :

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ٣٢ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (الاحزاب ٣٢/٣٣-٣٣)

''اے پیغمبر کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو ، اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کوئی مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرلے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں ، اس طرح زینت نہ دکھاو اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ ادیتی رہو ، اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتی رہو ۔''

ان آیات میں اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو جو امہات المومنین ہیں اور دنیا کی تمام عورتوں سے بہتر اور اطہر ہیں ، منع فرمایا ہے کہ وہ بھی دوسرے مردوں کے سامنے نرم لب ولہجہ میں گفتگو نہ کریں تاکہ جس کے دل میں شہوت زنا کا مرض ہے ، وہ طمع نہ کرنے لگ جائے اور یہ خیال نہ کرنے لگ جائے کہ وہ بھی اس کی ہم خیال ہیں نیز اللہ تعالی نے گھروں میں رہنے کا حکم دیا اور زمانہ جاہلیت کے ''تبرج'' سے منع فرمایا ہے ۔ ''تبرج'' کے معنی ہیں زینت اور محاسن ، سر ، چہرہ ، گردن ، سینہ ، بازوں اور پنڈلیوں کا اظہار کیونکہ اس سے عظیم فسا اور بڑے بڑے فتنے رونما ہونے کا اندیشہ ہے اور یہ اظہار حسن وجمال ہی تو مردوں کے دلوں میں زنا کی تحریک پیدا کرنے کا بہت بڑا سبب ہے ۔

قابل غور بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے نیکی وتقوی اور ایمان وطہارت کے باوصف (باوجود) امہات المومنین کو ان منکر اشیاء سے منع فرمادیا ہے تو دیگر عورتوں کو تو بالاولی ان سے باز رہنا چاہئے اور انہیں اسباب فتنہ سے زیادہ ڈرنا چاہئے ۔ اللہ تعالی ہمیں اور آپ سب کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھے ۔

اس آیت میں مذکورہ احکام صرف ازواج مطہرات ہی کے لئے مخصوص نہیں بلکہ یہ سب مسلمان عورتوں کے لئے ہیں ، عموم پر دلالت کے لئے آیت کا درج ذیل حصہ ملاحظہ فرمائیے :

وَأَقِمنَ الصَّلاةَ وَءاتينَ الزَّكاةَ وَأَطِعنَ اللَّهَ وَرَسولَهُ   (الاحزاب ۳۳/۳۳)

''اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ ادیتی رہو، اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتی رہو۔''

اور یہ سب اوامر، ازواج مطہرات اور دیگر عورتوں کے لئے احکام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِذا سَأَلتُموهُنَّ مَتـٰعًا فَسـَٔلوهُنَّ مِن وَراءِ حِجابٍ   ذ‌ٰلِكُم أَطهَرُ لِقُلوبِكُم وَقُلوبِهِنَّ   (الاحزاب ۳۳/۵۳)

''اور جب پیغمبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان (دونوں) کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔''

یہ آیت کریمہ واضح نص ہے کہ عورتوں کے لئے مردوں سے پردہ اور ستر فرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے پردے کی فرضیت میں مضمر حکمت کو بھی بیان فرمادیا ہے کہ یہ عورتوں اور مردوں کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے نیز برائی اور اس کے اسباب سے دور کرنے والا ہے گویا اس بات کی طرف بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اشارہ فرمادیا ہے کہ عدم حجاب خباثت اور حجاب طہارت اور سلامتی ہے۔

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے آداب اختیار کرو، اس کے حکم کے سامنے سر اطاعت خم کرو اور عورتوں سے پردے کی پابندی کراؤ کیونکہ پردہ طہارت کا سبب اور سلامتی کا وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :

يـٰأَيُّهَا النَّبِىُّ قُل لِأَزو‌ٰجِكَ وَبَناتِكَ وَنِساءِ المُؤمِنينَ يُدنينَ عَلَيهِنَّ مِن جَلـٰبيبِهِنَّ   ذ‌ٰلِكَ أَدنىٰ أَن يُعرَفنَ فَلا يُؤذَينَ   وَكانَ اللَّهُ غَفورًا رَحيمًا   (الاحزاب ۳۳/۵۹)

''اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (چہروں) پر چادر لٹکا (کر گھونگٹ نکال) لیا کریں یہ امر ان کے لئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذاء نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

جلابیب، جلباب کی جمع ہے۔ جلباب اس کپڑے کو کہتے ہیں جسے عورت حجاب اور ستر پوشی کے لئے اپنے سر پر اوڑھتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سب مومن عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے چہرے اور بالوں یعنی مقامات حسن کو اوڑھنیوں سے چھپا کر رکھیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ عفت مآب ہیں اور خود فتنہ میں مبتلا ہوں نہ دوسروں کے لئے فتنہ سامانی کا باعث بنیں۔ علی بن ابی طلحہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کے باعث گھروں سے نکلیں تو اوڑھنیوں کے ساتھ اپنے سروں کے اوپر سے چہروں کو ڈھانپ لیا کریں اور دیکھنے کے لئے صرف آنکھ ظاہر کرلیا کریں۔ امام محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمانی سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان :

يُدنينَ عَلَيهِنَّ مِن جَلـٰبيبِهِنَّ   (الاحزاب ۳۳/۵۹)

''اپنے (چہروں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔''

کی تفسیر کیا ہے؟ تو انہوں نے اپنے چہرے اور سر کو ڈھانپ لیا اور بائیں آنکھ کو ظاہر کرلیا۔

ان احکام کے بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس نہی اور ممانعت سے قبل اس باب میں جو تقصیر ہوئی ہو، اسے اللہ تعالیٰ معاف کردے گا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے، پھر ارشاد ہے :

وَالقَو‌ٰعِدُ مِنَ النِّساءِ الّـٰتى لا يَرجونَ نِكاحًا فَلَيسَ عَلَيهِنَّ جُناحٌ أَن يَضَعنَ ثِيابَهُنَّ غَيرَ مُتَبَرِّجـٰتٍ بِزينَةٍ   وَأَن يَستَعفِفنَ خَيرٌ لَهُنَّ   وَاللَّهُ سَميعٌ عَليمٌ   (النور ۲۴/۶۰)

''اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی اور وہ کپڑے اتار (کر سر ننگا کر) لیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنی زینت کی چیزیں ظاہر نہ کریں اور اگر اس سے بچیں

تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے ۔''

یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ بوڑھی عورتیں جنھیں اب نکاح کی امید نہیں، اگر اپنے چہروں اور ہاتھوں کو برہنہ کرلیں تو ان پر کوئی گناہ نہیںبشرطیکہ اظہار حسن وجمال مقصود نہ ہو، اس سے معلوم ہوا کہ اظہار زینت کے لئے چہرے اور ہاتھوں کو ننگا کرنے والی گناہ گار ہے خواہ وہ بوڑھی ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ ہر گری پڑی چیز کو کوئی ضرور اٹھا لیتا ہے اور اس لئے بھی کہ اس سے اس کے فتنہ میں بتلا ہو بے کا شدید اندیشہ ہے ۔ جب بوڑھی عورتوں کی یہ کیفیت ہے تو جوان اور خوبصورت عورتوں کے اظہار حسن وجمال سے تو یقینا عظیم المیہ، شدید گناہ اور بت بڑا فتنہ رونما ہوگا ۔ بوڑھی عورتوں کو پردہ کی رخصت دیتے وقت اللہ تعالیٰ نے ایک شرط یہ بھی عائد کی ہے کہ وہ نکاح کی امیدوار نہ ہوں، اگر وہ امیدوار ہوں گی تو یقینا اظہار حسن وجمال کو اپنائیں گی لہذا اللہ تعالیٰ نے انہیں رخصت نہیں دی ۔ آیت شریفہ کے خاتمہ پر اللہ تعالیٰ نے بوڑھی عورتوں کو بچنے کی وصیت کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حجاب اور ستر پوشی کس قدر افضل عمل ہے اور اگر بوڑھی عورتیں بھی اسے اپنائیں تو اس کی فضیلت میں فرق نہیں آتا، جوان عورتوں کے لئے تو اس سے بہتر اور فتنہ کے اسباب سے دور رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے ۔

پردہ کے سلسلہ میں درج ذیل ارشادات ربانی بھی قابل ذکر ہیں :

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ٣٠ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(النور۲۴/۳۰۔۳۱)

''اے پیغمبر! مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں، اللہ ان سے خبر دار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینے پر اپنی اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند، باپ، خسر، خاوند کے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں، لونڈیوں اور غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردہ کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت اور (سنگھار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور اے اہل ایمان! سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔''

ان دو مبارک آیتوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے، اس لئے کہ زنا کی برائی بہت خطرناک اور اس سے پیدا ہونے والا فساد بہت اندوہناک ہے ۔ نظر کو اٹھانا دل کے مرض اور برائی کے وقوع کی علامت ہے جب کہ اسے جھکانا سلامتی کی دلیل ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں ۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں، یقینا اللہ تعالیٰ ان سے خبردار ہے ۔''

نظریں نیچی رکھنا اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنا مومنوں کے لئے دنیا وآخرت میں پاکیزگی کا باعث ہوگا اور بصر وفرج کو کھلا چھوڑ دینا دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بہت بڑا سبب ہے ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی خبر دی کہ وہ لوگوں کے افعال سے باخبر ہے اور اس سے کچھ بھی مخفی نہیں، اس میں بھی گویا تحذیر کا پہلو نمایاں ہے اور وہ اس طرح کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور کا امور کا ارتکاب کرتے وقت اور اس کے احکام سے اعراض کرتے وقت ہمیشہ یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اچھے برے سب اعمال پر اللہ تعالیٰ کی نظر ہے اور وہ انہیں بخوبی جانتا ہے، جیسا کہ اس کا فرمان ہے :

يَعلَمُ خائِنَةَ الأَعيُنِ وَما تُخفِى الصُّدورُ (غافر ۱۹/۴۰)

''وہ خیانت کرنے والی آنکھ اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔''

نیز فرمایا:

وَما تَكونُ فى شَأنٍ وَما تَتلوا مِنهُ مِن قُرءانٍ وَلا تَعمَلونَ مِن عَمَلٍ إِلّا كُنّا عَلَيكُم شُهودًا إِذ تُفيضونَ فيهِ (یونس ۱۰/۶۱)

''اور آپ جس حال میں ہوں، قرآن کی تلاوت کررہے ہوں یا کوئی بھی عمل کررہے ہوں، تو تم جو کام بھی کرتے ہو ہم بھی موجود ہوتے ہیں جب تم اس کام کو کرنا شروع کرتے ہو''

لہذا ہر آدمی پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرے اور اس بات سے حیا محسوس کرے کہ اللہ تعالی اسے کوئی معصیت کا کام کرتے ہوئے دیکھے یا واجب الاطاعت امور میں کوئی کمی بیشی دیکھے۔ مومن مردوں کے بعد اللہ تعالی نے مومن عوتوں کو یہ حکم دیا ہے

وَقُل لِلمُؤمِنـٰتِ يَغضُضنَ مِن أَبصـٰرِهِنَّ وَيَحفَظنَ فُروجَهُنَّ (النور ۲۴/۳۱)

''اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔''

غض بصر (نگاہ نیچی رکھنا) اور حفظ فرج (عصمت و عفت) کا یہ حکم اس لئے دیا تاکہ اسباب فتنہ سے محفوظ رہیں نیز اس طرح عفت مآبی و سلامتی کی راہ کی طرف توجہ مبذول کرانا مقصود ہے۔ پھر فرمایا:

وَلا يُبدينَ زينَتَهُنَّ إِلّا ما ظَهَرَ مِنها (النور ۲۴/۳۱)

''اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ما ظَهَرَ مِنها'' سے ظاہری لباس وغیرہ مراد ہے یعنی آپؐ کا مقصد یہ ہے کہ زیب تن کیا ہوا لباس اگر ظاہر ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ لباس حسین و جمیل اور فتنہ کا باعث نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے جو ''وما ظَهَرَ مِنها'' کی تفسیر میں منقول ہے اس سے چہرہ اور ہاتھ مراد ہیں تو اس تفسیر کو آیت حجاب کے نزول سے قبل کی حالت پر محمول کیا جائے گا کیونکہ بعد میں تو اللہ تعالی نے تمام جسم کی ستر پوشی کا حکم دے دیا جیسا کہ سورۃ الاحزاب کی مذکورہ آیت سے ثابت ہے اور اس پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جسے علی بن ابی طلحہ نے بیان کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جب کسی ضرورت کے باعث اپنے گھروں سے باہر نکلا کریں تو اپنے سروں اور چہروں کو اوڑھنیوں سے چھپا لیا کریں ''شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور کئی اہل علم ودانش نے بھی اسی بات کی نشاندہی فرمائی ہے اور بلاشک وشبہ حق بات بھی یہی ہے کیونکہ ساری فتنہ سامانی ہی چہروں اور ہاتھوں کے حسن وجمال کی بدولت ہے۔ اللہ تعالی کا یہ ارشاد قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ:

وَإِذا سَأَلتُموهُنَّ مَتـٰعًا فَسـَٔلوهُنَّ مِن وَراءِ حِجابٍ (الاحزاب ۳۳/۵۳)

''اور جب پیغمبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔''

اس آیت شریفہ میں قطعاً کوئی استثناء نہیں۔ یہ محکم ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس مسئلہ میں ازواج مطہرات اور مسلمانوں کی عورتیں سب برابر ہیں۔ سورہ نور کی مذکورہ آیات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ کیونکہ ان آیات میں اللہ تعالی نے بوڑھی عورتوں کو نا امیدی نکاح اور عدم تبرج کی دو شرطوں کے ساتھ حجاب سے مستثنی قرار دیا ہے جیسا کہ

تفصیل کے ساتھ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہ مذکورہ آیت حجت ظاہرہ اور برہان قاطع ہے کہ عورتوں کے لئے بے پردگی اور اظہار زیب وزینت حرام ہے۔ قصہ افک والی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو فوراً اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''وہ (حضرت صفوان رضی اللہ عنہ) انہیں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) پردے کی آیت نازل ہونے سے پہلے پہچانتے تھے'' تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حکم حجاب کے نزول کے بعد عورتیں اپنے چہروں کے پردے کی وجہ سے نہیں پہچانی جا سکتی تھیں۔

آج عورتیں جس قدر دیدہ دلیری کے ساتھ حسن وجمال اور محاسن کا اظہار کرتی ہیں، یہ کسی سے بھی مخفی نہیں لہذا واجب ہے کہ ان تمام ذرائع اور وسائل کو ختم کر دیا جائے، جو فتنہ وفساد اور فواحش ومنکرات کو جنم دیتے ہیں۔ سب سے بڑا سبب مردوں اور عورتوں کی خلوت گزینی اور عورتوں کا بغیر محرم کے سفر کرنا ہے حالانکہ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لاتسافر امراة الامع ذي محرم' ولایخلون رجل بامراة الاومعها ذو محرم))

''کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور نہ کوئی آدمی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر خلوت اختیار کرے۔''

دوسرا ارشاد ہے:

((لایخلون رجل بامراة الاکان الشیطان ثالثهما))

''جب بھی کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے (جو انہیں گمراہ کرتا ہے)''

تیسرا ارشاد گرامی ہے:

((لایبیتن رجل عند امراة الاان یکون زوجا اوذا محرم))

''کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات بسر نہ کرے الا یہ کہ وہ (مرد اس عورت کا) شوہر یا محرم ہو۔''

مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اپنی عورتوں کو سمجھاؤ اور انہیں بے حجابی، اظہار حسن وجمال اور عیسائیوں وغیرہ، اللہ تعالی کے دشمنوں کی مشابہت سے روکو اور یاد رکھو کہ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے خاموش رہنا ان کے گناہ میں مشارکت اور اللہ تعالی کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے، اللہ تعالی ہمیں اور تمہیں اس شر (برائی) سے محفوظ رکھے۔

ایک بہت بڑا فریضہ یہ بھی ہے کہ آدمیوں کو عورتوں کے ساتھ خلوت اختیار کرنے، تنہائی میں ان کے پاس جانے اور محرم کے بغیر ان کے ساتھ سفر اختیار کرنے سے روکا جائے کیونکہ یہ سب امور فتنہ وفساد برپا کرنے والے ہیں، آنحضرت ﷺ کا صحیح فرمان (حدیث) ہے:

((ماترکت بعدي فتنة اضر علی الرجال من النساء))

''میرے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ کوئی نہ ہوگا۔''

نیز فرمایا:

((ان الدنیا حلوة خضرة' وان اللہ مستخلفکم فیها' فناظر کیف تعملون' فاتقوا الدنیا واتقوا النسآء' فان اول فتنة بنی اسرآئیل کانت فی النسآء))

''دینا شیریں اور سر سبز وشاداب ہے ،اللہ اس میں تمہیں یکے بعد دیگرے بھیجنے والا ہے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، دنیا سے بچ جاو اور عورتوں سے بچ جاو کیونکہ بنی اسرائیل میں رونما ہونے والا پہلا فتنہ بھی عوتوں کا ہی تھا۔''

یہ بھی نبی علیہ السلام کا فرمان ہے :

((رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاخرۃ))

''دنیا میں بہت سی لباس پہننے والی آخرت میں عریاں ہوں گی۔''

آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی قابل غور ہے :

((صنفان من اہل النار لم ارہما بعد : نسآء کاسیات عاریات مائلات ممیلات روؤسہن کاسنمۃ البخت المآئلۃ 'لا یدخلن الجنۃ ولا جدن ریحھا 'ورجال بایدیہم سیاط کاذناب البقر یضربون بہا الناس))

''جہنم والوں کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ایک تو وہ عورتیں جو لباس پہنے ہوئے ہیں لیکن در حقیقت وہ عریاں ہیں ۔ خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو مائل (اپنی طرف) کرنے والی ہیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں جیسے ہیں، یہ جنت میں داخل ہوسکیں گی نہ جنت کی خوشبو پاسکیں گی۔ اور دوسرا گروہ ان آدمیوں کا ہے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے۔''

اس ارشاد نبوی ﷺ میں اظہار حسن وجمال ، بے پردگی باریک اور چھوٹے کپڑے پہننے ، حق اور عفت سے اعراض اور لوگوں کو باطل کی طرف مائل کرنے والی عورتوں کے لئے شدید ترین وعید ہے نیز لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنے والوں کو بھی یہ وعید سنائی گئی ہے کہ وہ جنت سے محروم رہیں گے۔ ((نسال اللہ العافیۃ من ذلک))

ایک عظیم ترین فتنہ یہ ہے کہ آج بہت سی مسلمان عورتیں چھوٹے چھوٹے کپڑے پہننے ، بالوں اور محاسن کے ننگا کرنے ،کفار وفساق کی عورتوں کی طرح بالوں کے سٹائل بنانے اور مصنوعی بالوں کی وگیں وغیرہ لگانے میں عیسائی اوران جیسی دوسری کافر عورتوں کی مشابہت کرنے لگی ہیں، حالانکہ حضور سرور کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

((من تشبہ بقوم فھو منھم))

''جس شخص نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔''

اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ نیم عریاں قسم کے لباس پہننے کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے کس قدر فتنہ وفساد برپا ہورہا ہے اور دین وحیا میں کمی پیدا ہورہی ہے لہذا اس سے اجتناب انتہائی ضروری ہے اور عورتوں کو نہایت سختی سے منع کرنا عین فرض ہے ورنہ یہ فتنہ وفساد نہایت شدت اختیار کرجائے گا اور اس کا انجام انتہائی تباہ کن ثابت ہوگا۔ ان مسائل میں چھوٹی بچیوں کے ساتھ بھی تساہل روا نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ بچپن میں جس انداز کی تربیت ہوگی بڑی ہوکر وہ انہیں عادات کو اپنائیں گی لہذا اے بندگان الہی !اللہ سے ڈرو، اللہ تعالی نے جن اشیاء کو حرام قرار دیا ہے ، ان سے اجتناب کرو، نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور حق وصبر کی وصیت کرو اوریاد رکھو ان امور کے سلسلہ میں اللہ تم سے یقینا باز پرس کرے گا اور اعمال کے مطابق جزا وسزا دے گا اور وہ ہمیشہ صابر، متقی اور محسن لوگوں کا ساتھ دیتا ہے لہذا صبر کرو، دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرو اور اللہ سے ڈرجاو۔

بلاشک وشبہ یہ فریضہ دوسروں کی نسبت حکام ، امراء ، قضاۃ اور بڑے بڑے اداروں کے سربراہوں پر زیادہ عائد ہوتا ہے کیونکہ ان حضرات کے سکوت کی وجہ سے یہ فتنہ عظیم سے عظیم تر ہوجائے گا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس فتنہ کا سدباب صرف انہی پر فرض ہے بلکہ یہ تو تمام مسلمانوں پر فرض ہے خصوصا عورتوں کے اس فتنہ کو کچل دینا چاہئے

اورذرہ بھر تساہل نہیں کرنا چاہیئے کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالی اس بلا کو ختم کر کے ہمیں اور ہماری عورتوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دے ۔ نبی ﷺ نے فرمایا تھا :

((مابعث اللہ من نبی الا کان لہ من امتہ حوایون واصحاب یاخذون سنتہ ویہتدون بامرہ ' ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون مالا یفعلون ' ویفعلون مالا یومرون ' فمن جاہدہم بیدہ فہو مومن ' ومن جاہدہم بلسانہ فہو مومن ' ومن جاہدہم بقلبہ فہو مومن ' ولیس ورآء ذلک من الایمان حبۃ خردل))

''اللہ تعالی نے جس قدر بھی نبی بھیجے ہیں ہر ایک کی امت میں سے اس کے حواری اور کچھ ایسے ساتھی ضرور رہے ہیں جو اس کی سنت کو پکڑتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے تھے پھر ان کے بعد ایسے لوگ آجاتے جو وہ کہتے ، خود نہ کرتے اور وہ (ایسے کام) کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا جاتا تھا ، جو ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان سے زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو ان سے دل کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا ۔ ''

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اپنے دین کی مدد فرمائے ، اپنے کلمہ کو سربلند کرے ، ہمارے حکام کی اصلاح فرمائے اور توفیق دے کہ وہ حق کی حمایت کریں اور فتنہ وفساد کا قلع قمع کردیں ۔ اللہ تعالی ہمیں ، تمہیں ، ان سب کو اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ ہم وہ کام کریں جس میں ہماری اور ہمارے ممالک کی دنیوی اور اخروی فلاح و بہبود ہو ، اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے اور دعاوں کا سننے والا بھی وہی ہے ۔

وحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ' ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم ' وصلی اللہ وسلم وبارک علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 350

محدث فتویٰ